روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | بدھ ۲۲ رجب ۱۴۰۹ھ یکم امان ۱۳۶۸ ہش یکم مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۵۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کامل اعجاز

"قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔" (حضرت اقدس)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دُکھ آتا ہے وہ مصلحتِ الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں ـــ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اسکے ولی کو کوئی تکلیف آوے۔ مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اسمیں خود ان کے لیے نیکی ہے۔ کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کے لیے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی۔ جیسی کہ یہود کو لعنت اور ذلت ہو رہی ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۳۰۱)

" انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ احق بالامن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں اب دیکھو چار چیزیں غیر مرئی بیان ہوئی ہیں۔ خدا۔ ملائک۔ ارواح شیطان یہ چاروں چیزیں لایدرک ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں سے خدا اور رُوح کو تو مان لیا جائے اور ملائک اور شیطان کا انکار کیا جائے۔ اس انکار کا نتیجہ تو رفتہ رفتہ حشر اجساد کا انکار اور الہام کا انکار اور خدا کا انکار ہوگا اور ہوتا ہے۔ بسا مرتبہ انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اسے جذبات کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں اور باوجود عقل اور سمجھ کے بے اختیار سا ہو کر فسق و فجور میں گرتا ہے۔ یہ کشاکش کیا ہے؟ خدا نے انسان کو اس مسافر خانہ میں بڑے بڑے قویٰ کے ساتھ بھیجا ہے چاہیئے کہ یہ ان سب سے کام لے۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۳۴۲)

" میرے نزدیک رویاء میں یہ بتانا کہ تبتّل کے معنی مجھ سے دریافت کیے جاویں اس سے یہ مراد ہے کہ جو میرا مذہب اس بارہ میں ہے وہ اختیار کیا جاوے۔ منطقیوں یا نحویوں کی طرح معنے کرنا نہیں ہوتا بلکہ حال کے موافق معنے کرنے چاہیئیں۔ ہمارے نزدیک اسوقت کسی کو متبتّل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام اور رضا کو دنیا اور اس کی متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے۔ کوئی رسم و عادت کوئی قومی اصول اسکا رہزن نہ ہو سکے نہ نفس رہزن ہو سکے۔ نہ بھائی نہ جورو نہ بیٹا نہ باپ۔ غرض کوئی شے اور کوئی متنفس اسکو خدا تعالیٰ کے احکام اور رضا کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لاسکے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فنائے اتم طاری ہو جاوے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے دنیا کے تعلقات بسا اوقات خطرناک رہزن ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۳۵۸)

• مکرم محی الدین احمد صاحب راجیکی کے تایا جان مکرم محمد اقبال صاحب راجیکی ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مورخہ ۲۴/۲/۸۹ بروز جمعہ وفات پا گئے۔

انکی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعدازاں ان کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب سے درخواست ہے، دعا کریں اللہ تعالیٰ انکو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے

• مکرم ظفر اللہ صاحب کارکن نظارت امور عامہ کے برادر نسبتی مکرم محمود احمد صاحب جنجوعہ آف کھاریاں کی اہلیہ درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ جاوا ہسپتال جہلم میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحتیابی کے لیے دُعا کریں۔

• محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر آف ڈیرہ غازی خان بعارضہ پراسٹیٹ پھر بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کا پہلے بھی دو دفعہ پراسٹیٹ کا اپریشن راولپنڈی میں ہو چکا ہے۔ اس دفعہ نشتر ہسپتال ملتان میں بغرض علاج و آپریشن تشریف لے گئے ہیں بزرگان سلسلہ احمدیہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لیئے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم جماعت کے اس فعّال خادم کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

• مکرم محمد اعظم صاحب لنگاہ (خوشنویس الفضل) کی والدہ محترمہ محمد بیوی صاحبہ کو اکثر چکر آتے رہتے ہیں۔

• مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ کراچی کے صاحبزادے عزیز اکبر طاہر صاحب تا حال شدید بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہے۔

• مکرم ریاض احمد صاحب (کارکن جوبلی فنڈ) بیمار اور پریشان رہتے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کی کامل شفایابی کے لیئے دعا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم امان ۱۳۶۸ ہش — یکم مارچ ۱۹۸۹ء

احساسِ کمتری کیوں؟

بے شک انسان کا ظاہر بھی دوسروں کو متاثر کرتا ہے لیکن حقیقی اور دیرپا تاثر اس چیز سے ملتا ہے جو اس کے اندر ہے اچھا لباس دیکھ کر خوشی تو ہوتی ہے لیکن اگر خوش لباس انسان بات بے وقوفی کی کرے تو ساری خوشی ملیامیٹ ہو جاتی ہے بلکہ رنج ہوتا ہے اس کے بالمقابل اگر کوئی انتہائی سادہ لباس۔ بلکہ یوں کہیئے کہ بوسیدہ اور دریدہ لباس والا شخص کام کی باتیں کرے تو لوگ اسے دل میں بٹھا لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ اس کی قدر ان کی اپنی قدر ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ بوسیدہ اور دریدہ لباس والا ہی اچھی باتیں کرے۔ خوش لباس بھی اچھی باتیں کر سکتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں گھر کر سکتا ہے۔

بات کہنے کی یہ ہے کہ انسان خود یہ سمجھ جائے کہ اس کی قدر اس کی اچھائی سے ہے۔ اچھے سلوک سے۔ اچھی باتوں سے اور اچھے تعلقات سے۔ اگر یہ بات سمجھ لی جائے تو پھر لباس اور ظواہر کی پرواہ نہیں رہتی۔ اور یہی ایک بات ہے جو انسان کو اس کی اپنی حقیقی جگہ پر کھڑا کر سکتی ہے۔ احساسِ کمتری کا یہی ایک علاج ہے۔ اور احساس کمتری جس طرح گھن کی طرح کھا جاتی ہے اگر اس کا احساس ہو جائے تو ہر شخص احساس کمتری کے بند کمرے سے بھاگ کر باہر آجائے۔ کھلی فضا میں۔ جہاں سب برابر ہیں۔ جہاں سب کی برابری کے معیار ایسے ہیں کہ عزیب اور امیر۔ دونوں۔ اپنا سکتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو زیادہ خدا ترس ہے جو ہر بات کرتے وقت یہ دیکھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو پسند ہے یا نہیں۔ پسند ہے تو وہ کرتا ہے اور ناپسند ہے تو چھوڑ دیتا ہے۔ خدا خوفی انسان کے اندر کی بات ہے باہر کی نہیں۔

پس ہم سب کو دیکھنا یہ ہے کہ کون اپنے اندرونے کے لحاظ سے بہتر ہے اور کس حد تک بہتر ہے۔ خود بھی اس معیار کو سامنے رکھ کر بہتر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے اور احساس کمتری کو کسی صورت میں بھی اپنے پاس نہ پھٹکنے دینا چاہیئے۔

اے خادمِ دیں خدمتِ انسان ہے مقصد
خدمت سے ہر اک درد کا درمان ہے مقصد
ہر سمت الجھتا ہوا انسان ہے بے چین
ہر روح کی تسکین کا سامان ہے مقصد

—— ابو الاقبال

ساغرِ آواز

جناب پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان

ساقیا! گوش ہیں ہم ساغرِ آواز لنڈھا
مطربا! نغمۂ فردوسِ فسوں ساز سنا

دلربا! روح کو گرما دلِ مردہ کو جلا
قُم کی گلبانگ سے اپنا لبِ اعجاز ہلا

مہوشا! پھول کھلا چاندنی ہر سو پھیلا
نخلِ امّید کو پھل لانے کے انداز سکھا

واقفِ سود و زیاں ہیں ابھی اہلِ مکتب
سیّدا! قافلۂ ہوش کو جانباز بنا

ڈالیں گے اہلِ جنوں تیرے ستاروں پہ کمند
جذبۂ شوق کا اک بار انہیں راز بتا

"کون ہوتا ہے حریفِ مے مرد افگنِ عشق"
کچھ اٹھا بھی تو ہمیں سے ہے ترا ناز اٹھا

ہم ہیں میخانۂ محمود کے پینے والے
وہی رس گھول ہمیں تو اسی انداز پلا

دل ہے اللہ کا گھر نعرہ ہے للکارِ نبی
دل سے دل تو مری آواز سے آواز ملا

ایک چوکھٹ ہے نصیر ایسی کہ ہر بار جہاں
بن بلائے بھی ہم آئے تو یہ در باز ملا

تحریکِ جدید میں شمولیت کیلئے بشاشتِ ایمان

حضرت فضل عمر نے فرمایا: "جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریکِ جدید نہیں۔ اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے۔ گو اسکے اندر بشارت ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اسکی روح کو اسکی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۶۰)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت عبدالمجید خاں صاحب آف ویروال

والدِ محترم حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کا ذکرِ خیر

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

میرے والد مکرم محترم عبدالمجید خاں صاحب آف ویروال کا انتقال ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ہوا۔ آپ ۱۸۹۶ء میں ویروال ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے اور آپ پیدائشی احمدی تھے۔ جب آپ کی وفات ہوئی میرا ارادہ تھا کہ میں آپ کے متعلق کچھ تحریر کروں۔ بہت سی قابلِ قدر یادیں آپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ میں نے آپ کی زندگی میں ہی آپ کے حالاتِ زندگی، آپکے اپنے قلم سے لکھوالئے تھے۔ پھر آپ کو حضرت فضل عمر کی صحبتِ بابرکت ایک لمبے عرصے تک حاصل رہی اور حضور کے ساتھ وابستہ واقعات کو بھی آپ نے اپنی روزمرہ کی ڈائریوں میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ اس سب مواد کو یکجا کر کے لکھ دوں لیکن اس کی تو ابھی توفیق نہیں ملی۔ آج الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ وقفِ نَو میں شامل ہونے والے بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں پڑھا تو پھر سے مجھے اپنے والد کی یاد اس خطبے کا ایک ایک لفظ پڑھتے ہوئے آئی۔ میں نے سوچا کہ اپنے بچپن کے ساتھ وابستہ آپ کی یادوں کو تحریر کردوں تاکہ دونوں مقاصد حاصل ہو جائیں۔ آپ کا ذکرِ خیر بھی ہو جائے اور پڑھنے والوں کے لئے کچھ کارآمد باتیں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں سامنے آجائیں۔

آپ کی اپنی شخصیت کے نمایاں اوصاف یہ تھے کہ آپ انتہائی صاف گو اور منافقت سے کلیتہً پاک طبیعت کے مالک تھے۔ میں نے ساری زندگی کبھی آپ کو خلافِ واقعہ بات کرتے نہ دیکھا۔ بچپن سے لیکر بڑے ہونے تک اپنی تمام تر یادوں کو بھی مجتمع کروں تو کوئی ایک واقعہ بھی ایسا دماغ میں نہیں ابھرتا جس میں میں نے یہ محسوس کیا ہو کہ اباجی نے غلط بات کہی یا کسی بھی شخص کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے آپ کے ظاہر و باطن میں کوئی تضاد تھا۔ انتہائی صاف اور لطیف طبیعت کے مالک تھے۔ لباس کی پاکیزگی اور جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھتے۔ خوشبو کا استعمال کرتے۔ اپنے کمرے میں جب بھی میسر ہوتے خوشبودار پھول رکھتے۔ حتیٰ کہ جیب میں اور کپڑوں کے بکس میں لیموں رکھ لیتے تاکہ اس کے چھلکے میں موجود خوشبو کپڑوں میں بس جائے۔ اپنا عملی نمونہ ایسا دکھاتے کہ بچوں کی خودبخود تربیت ہوتی۔ ایک مرتبہ میری ایک بہن نے فیشن کے طور پر ناخن بڑھا لئے۔ آپ نے دیکھا تو اُسے یہ حکم تو نہ دیا کہ جاکر ناخن کاٹو لیکن یہ کہہ دیا کہ تم میرے لئے روٹی نہ پکانا۔ میں تمہارے ہاتھ کی پکی روٹی نہیں کھاؤنگا۔ اباجی کے اس رویّے نے میرے دل میں ناخن بڑھانے کی طبعی نفرت کو اور بھی بڑھا دیا۔ آپ اکثر اپنے ذاتی کام خود کرتے۔ وقت کی بہت پابندی کرتے۔ دوسرے کو انتظار کروانے سے بہت گھبراتے۔ آپ بہت خود دار اور باوقار تھے۔ لیکن طبیعت میں انکساری بھی بہت تھی۔ دل میں کینہ نہ رکھتے۔ امی کہتیں تمہارے ابا کا بڑا صاف ایمان دل ہے۔ اوصافِ حسنہ میں سب سے زیادہ زور ہمیشہ سچائی پہ دیا جاتا ہے بچوں کو سچ کا عادی اُسی وقت بنایا جاسکتا ہے جب کہ گھر کا سارا ماحول سچائی کا آئینہ دار ہو۔ ایسے ماحول میں بچہ خود بخود سچ ہی سیکھتا ہے۔ اور یہی ایک واحد اور بنیادی طریق ہے بچوں کی گھٹی میں سچائی ڈالنے کا۔ پھر معمولی سی کوشش اور موقع کے مطابق حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے بچے کو اس عادت پر پختہ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اپنے والدین کو کبھی جھوٹ بولتے نہ دیکھا۔ سارے گھر کا ماحول سچائی پر مبنی تھا۔ آپ نے ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ ہمارا زمینداری ماحول تھا اور اُسی ماحول میں میں نے پرورش پائی تھی اس لئے کبھی کبھی جھوٹ بھی بول لیتا تھا لیکن جب رشید اور نصیر (میرے سب سے بڑے بھائی) پیدا ہوئے تو میں نے ارادہ کیا کہ اب کبھی جھوٹ نہیں بولنا ورنہ میرے بچے بھی جھوٹ بولنا سیکھ جائیں گے۔ اور پھر آپ ایسے اس عزم پہ قائم رہے کہ ہم نے آپ کے منہ سے ہمیشہ سچ ہی سُنا۔ ایک روز میں غور کر رہی تھی کہ مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت کیسے پڑی؟ سچائی سے فطری محبت محسوس کرنے کے علاوہ مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ بھی یاد آیا اور میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے اس عادت کے پختہ ہونے میں اس کا بھی دخل ہو۔ مجھے یاد ہے میں بہت چھوٹی تھی۔ عمر تو یاد نہیں ہاں اتنا یاد ہے کہ اپنے ابا کے گھٹنے سے تھوڑی ہی اونچی تھی اور منہ اوپر اٹھا کر ان کے چہرے کو دیکھ سکتی تھی۔ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی جو اب یاد نہیں۔ لیکن اباجی کا غصے سے بھرا چہرہ اور نظریں یاد ہیں۔ اور پھر ان کا یہ کہنا یاد ہے کہ "میں تمہیں صرف اس لئے سزا نہیں دے رہا کیونکہ تم نے سچ بولا ہے"۔ اس کے بعد کون نادان ہوگا جو سزا کے خوف سے وقتی طور پہ اپنی جان بچانے کے لئے جھوٹ بولنے کا تصور بھی کرے گا۔

آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ قائداعظم کے متعلق حضرت فضل عمر نے فرمایا تھا کہ "وہ سچے انسان تھے"۔ اس روز سے میرے دل میں قائداعظم کے لئے عزت اور احترام بہت بڑھ گیا

بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ ان کے ہر فعل پر نظر رکھیں۔ اباجی کا طریق یہ تھا کہ آپ ہر وقت نہیں ٹوکتے تھے لیکن بچوں کی ہر حرکت کو نظر میں رکھتے۔ اور امی کی بھی یہ عادت تھی کہ وہ بچوں کی کوئی بات اباجی سے چھپاتی نہ تھیں۔ بچپن میں ایک مرتبہ مجھے گلی ڈنڈا کھیلنے کا شوق پیدا ہوا۔ میرے اس شوق کی تکمیل کے لئے اباجی نے خود کلہاڑی سے لکڑی کے ٹکڑے کی مجھے گُلّی بنا کر دی۔ شاید میرے ساتھ کچھ دیر کھیلے بھی۔ لیکن ایک روز جب میں گھر سے باہر گھر کے قریب ہی گُلّی ڈنڈا پکڑے اس انتظار میں اکیلی کھڑی تھی کہ کوئی اور بچہ آئے اور میں اس کے ساتھ کھیلوں تو مجھے یاد ہے اباجی میرے قریب سے سڑک پر سے گزرے۔ آپ نے ایک بھرپور نظر میرے پر ڈالی۔ مجھے کہا کچھ نہیں لیکن اُس نظر میں سختی اور کسی قدر ناپسندیدگی کا اظہار تھا۔ اور اس نے میرے اندر خود بخود یہ احساس پیدا کر دیا کہ میرا یوں گھر سے باہر کھڑا ہونا اچھی بات نہیں۔ ٹی وی کے پروگراموں پر بھی نظر رکھتے اور اس پر آنے والی فلم کا دیکھنا ناپسند کرتے۔

بچوں کی تربیت پیار، محبت کے ساتھ ان کی نفسیات اور ضروریات کو سمجھتے ہوئے اور ان کے مطابق عمل کرتے ہوئے ہی کی جاسکتی ہے۔ آپ بچوں کو جسمانی صفائی اور پاکیزگی کی عادت بچپن سے ڈالتے۔

مجھے یاد ہے ایک مرتبہ اباجی نے مجھے ذاتی استعمال کے لئے چھوٹا سا میرے ناپ کا ایلومینیم کا لوٹا بھی لاکر دیا۔ مجھے وہ بہت اچھا لگا۔ ضرورت کے علاوہ وہ میرے لئے ایک کھلونے کی سی لذت دینے والی چیز بھی بن گیا۔ یہ بڑی معمولی باتیں ہیں۔ لیکن زندگی بھر کے لئے عادات معین کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بچے کی ہر طرح کی تربیت کی بنیاد اس کی پیدائش کے وقت سے ہی پڑ جاتی ہے۔ وقت اور عمر کے ساتھ ساتھ تربیت کے رنگ ڈھنگ بدلتے جاتے ہیں لیکن آغاز چھوٹی عمر سے ہی کرنا پڑتا ہے۔ بعض مائیں بالکل چھوٹے بچوں کے ستر کی حفاظت کی طرف سے لاپرواہی برتتی ہیں۔ میری ایک ہمشیرہ کو اباجی نے نصیحت کی کہ دیکھو چھوٹے بچے کو بھی کبھی ننگا نہ پھرنے دو۔ اس سے بڑے ہوکر طبیعت میں آوارگی پیدا ہوتی ہے آپ کی عادت تھی کہ مجھ سے سکول کی ساری باتیں پوچھتے۔ بظاہر آپ مجھ سے دبواتے رہتے یا سر میں ہاتھ پھرواتے لیکن ساتھ ساتھ کھود کھود کر ساری باتوں کی تفصیل پوچھتے رہتے۔ بچپن کی یہ عادت اتنی پختہ ہوئی کہ بڑے ہونے کے بعد بھی اباجی کو اسکول کالج کی تفصیلی رپورٹ دیئے بغیر تسلی نہ ہوتی۔ ہوسٹل سے میں ہر دو ہفتے بعد ایک روز کے لئے گھر آتی میری کوشش ہوتی کہ زیادہ سے زیادہ باتیں آپ سے کرلوں۔ آپ کو رات جلد سونے کی عادت تھی۔ میں بڑی مشکل سے بازو ہلا ہلا کر جگاتی کہ بس اب ایک اور بات سُن لیں۔ دراصل بچوں کی تربیت کیلئے یہ انتہائی اہم بات ہے کہ آپ ان کے تفصیلی حالات جانتے ہوں اور وہ آپ سے اپنی تمام باتوں کا ذکر کرسکیں۔ آپ نے مجھے ایسی عادت ڈالی کہ میں آپ سے اپنی تمام باتیں کرتی۔ غلطیاں بھی بتا دیتی۔ آپ کو غلطی بتا دینے کے بعد میں خود کو بالکل ہلکا محسوس کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت فراست عطاء فرمائی تھی۔ آپ میری طبیعت کو سمجھتے تھے اور میں میری ضرورت اور ذہنی کیفیت کے مطابق نصیحت کرتے اور مشورہ دیتے جو کہ سیدھا دل کو لگتا اور مجھے مطمئن کر دیتا۔ نصیحت مختصر کرتے اور کم کرتے۔ انداز ایسا ہوتا اور ایسے وقت پر بات کرتے کہ وہ ہمیشہ کے لئے ذہن میں نقش ہو کر رہ جاتی۔ میں سکول میں پڑھتی تھی۔ صحیح عمر تو یاد نہیں۔ غالباً گیارہ بارہ سال کی ہوں گی۔ صبح کی نماز کا وقت تھا گرمیوں کے دن تھے۔ آپ نے میرے سرہانے کھڑے ہو کر مجھے جگاتے ہوئے صرف اتنا کہا "کبھی تو وقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے نمازیوں میں اپنا نام لکھوالو۔" اس ایک فقرے کی کاٹ اور یاد آج بھی ذہن میں ایسے تازہ ہے جیسے وہ ابھی میرے سرہانے کھڑے مجھے یہ بات کہہ رہے ہوں۔

آپ نے مجھے خوشی کے اظہار کے ساتھ یہ بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت فضلِ عمر نے آپ سے فرمایا کہ "خانصاحب آپ کو دین کی سمجھ ہے"۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو دین کی سمجھ اور اپنے ماموروں کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔

آپ نے جس بات کی نصیحت کرنی ہوتی کبھی براہ راست اور کبھی بالواسطہ اس کا ذکر کر دیتے۔ مجھے یاد ہے دو مرتبہ آپ نے میرے سامنے بڑی سنجیدگی سے فرمایا کہ "اگر حضرت بانی سلسلہ سچے ہیں تو پھر ہم ان کا مقام سمجھ نہیں سکتے"۔ میں اپنی بچپن کی کم فہمی کی بنا پر فقرے میں موجود "اگر" کی وجہ سے دل میں سوچتی کہ کیا اباجی کو یہ بھی نہیں پتہ کہ حضرت بانی سلسلہ سچے ہیں لیکن اب سمجھ آتی ہے کہ وہ مجھے کیا بات سمجھانا چاہتے تھے۔ آپ نظامِ قدرت ثانیہ اور خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ساتھ بے پناہ محبت کرتے۔ ہر فرد خاندان کی دل سے عزت کرتے اور نصیحت کرتے کہ کبھی خاندانِ حضرت اقدس بانی سلسلہ پر اعتراض کرنے کی غلطی نہ کرنا۔ اعتراض کرنے کی عادت کو ہر رنگ میں ہی ناپسند کرتے۔ ان کے اعمال کی روشنی میں ان کے دل کی گہرائیوں میں بھی جھانک کر دیکھوں تو نظام قدرت ثانیہ کے لئے خلوص، محبت اور وفا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ ان کے ساتھ گزارے ہوئے زندگی کے ہر لمحے میں میں نے یہ بات محسوس کی۔ اس خلوص اور محبت کے ان گنت واقعات ہیں۔ آپ کی ہر حرکت یہ عیاں کر رہی ہوتی کہ آپ کو اس دنیا میں سب عزیزوں سے زیادہ محبت امام جماعت کی ذات سے ہے۔ ہر اشارے کو حکم سمجھتے۔ آپ نے جب مجھے کوئی بہت خاص نصیحت کرنی ہوتی تو کہتے کہ "آؤ تمہیں ایک گُر بتاؤں" ایک روز یہ فقرہ کہہ کر مجھے کہا کہ یہ بات میں نے آج تک تمہاری ماں کو بھی نہیں بتائی لیکن تمہیں بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میں ہمیشہ تہجد کی نماز میں اور مغرب کی نماز میں دو دو نفل خاص طور پر خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لئے پڑھتا ہوں۔

آپ کو قدرت ثانیہ کے ساتھ والہانہ عشق تھا لیکن علیٰ وجہ البصیرت میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے اباجی کے ساتھ بیت الذکر جاتی تھی۔ ایک مرتبہ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث ربوہ سے باہر تھے۔ اباجی نے مجھے جمعہ کی تیاری نہ کرتے دیکھ کر کہا کہ تم جمعے کے لئے تیار نہیں ہو رہی ہو؟ میں نے کہا "حضرت صاحب تو یہاں ہیں نہیں اس لئے میں نے کیا کرنا ہے جاکر" (مجھے واقعی حضور کے بغیر جمعہ کا لطف نہ آتا تھا) آپ نے میرا جواب سُن کر سنجیدگی سے مجھے کہا "جمعہ تم نے جمعے کے ثواب کے لئے پڑھنا ہے حضرت صاحب کے لئے نہیں"۔ اور پھر میں نماز پڑھنے کے لئے آپ کے ساتھ گئی۔

امام جماعت کی دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ اور دعا کے لئے ہمیں بھی ہر رنگ میں موقع کے مطابق توجہ دلاتے رہتے۔ آپ کو یقین تھا کہ امام جماعت کی توجہ ہی دعا ہے کئی بار کہتے کہ میں نے حضرت صاحب (حضرت فضلِ عمر اور پھر قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث) سے جس بچے کے لئے دعا کروانی ہو سیر کے دوران اس کا ذکر کر دیتا ہوں۔ بس حضور کی توجہ ہو گئی تو سمجھو دعا ہو گئی۔ امام جماعت سے دعا کروانے کے لئے اس قدر توجہ ہوتی کہ مجھے محسوس ہوتا کہ جیسے کسی اور کو دعا کے لئے کہنا ہی غلط ہے۔ جب قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث آخری مرتبہ بیمار ہوئے تو میرا دل بڑا سخت بے چین تھا۔ آپ کو خواب آور دوا دی ہوئی تھی۔ ساری زندگی دعا کے لئے جس ہستی کو کہتی رہی اور اطمینان پاتی رہی اس کے لئے کیسے دعا کروں! کیسے کہوں۔ میں کمرے میں بے بسی کے عالم میں بیٹھی آپ کو دیکھ رہی تھی۔ مجھے کچھ سمجھ نہ آتی تھی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے پوچھا "میں اباجی کو آپ کے لئے دعا کے لئے کہوں؟" "ہاں کہو۔ وہ دعا گو انسان ہیں"۔ اباجی کو میں نے ہمیشہ ہر کام کے لئے اور ویسے بھی دعائیں کرتے دیکھا لیکن آپ کو ظاہر داری سے سخت نفرت تھی اور دعا اور عبادت میں کوئی دکھاوا نہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اگر آپ کو کوئی دعا کے لئے کہتا تو آپ گھبراتے اور اس بات سے اجتناب کرتے کہ آپ ظاہراً دعا گو مشہور ہوں۔ آپ کو کبھی میں نے عادتاً یا محاورۃً دعا کیلئے کہتے نہ دیکھا۔ لیکن اگر میں آپ کی زندگی کا نقشہ آنکھوں میں لاؤں تو اس ایک راستے کے سوا آپ کو کسی اور راہ پر چلتے نہ دیکھا۔ آپ کو بہت سی قرآنی دعائیں زبانی یاد تھیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کی کئی اردو دعائیں بھی آپ پڑھتے آپ کے [illegible] اور اشعار کو بطور دعا پڑھتے رہتے۔ مجھے بھی بعض دعائیں یاد کروائیں۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ کا یہ فقرہ بھی بطور دعا سکھایا۔

"ہم قدم قدم پر تجھے متوجہ کرتے ہیں اور تیری رضا کی جستجو کرتے ہیں"۔

اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے قدم قدم پر اس دعا کو آپ کے شاملِ حال دیکھا۔

آپ تہجد کے لئے باقاعدگی سے اٹھتے صبح صبح اگر کبھی آنکھ کھلتی تو اکثر آپ کی دعائیں اور دعائیہ اشعار پڑھنے کی آواز سنائی دیتی۔ آپ خود اٹھ کر چائے بناتے میری امی کو جگاتے اور خود بنائی ہوئی چائے ان کے ساتھ پیتے۔ میری امی کہتی ہیں کہ جب سے ان کی شادی ہوئی ہمیشہ آپ کو تہجد کی نماز پڑھتے پایا۔

آپ خاموش محبت کرتے۔ بچوں کے ساتھ بھی اس کا خاموش اظہار ہی ہوتا۔ لیکن میرے دل میں آپ کی شدید محبت کا گہرا احساس ہمیشہ بغیر کسی شک و شبہ کے موجود رہا۔ عام اوقات میں تو آپ کا یہی خاموش اظہار رہوتا لیکن تین اوقات میں یہ محبت واضح طور پہ ظاہر ہو جاتی۔ یعنی بیماری، امتحان اور نیند کے دوران بیماری میں آپ بہت زیادہ خیال رکھتے اور پوری تندہی سے علاج کرواتے۔ آپ کی بے چینی آپ کے چہرے سے عیاں ہوتی۔ مجھے بچپن میں سردرد کے دورے ہو جاتے تھے۔ ایک روز اسی طرح سردرد کے دورہ کے دوران آپ نے پرانی حکمت کے اصول کے تحت سر کی طرف سے دورانِ خون کم کرنے کے لئے میری پنڈلیوں کی مالش کی۔ میرے بڑے بہنوئی جن کا تعلق سندھ سے ہے انہوں نے اباجی کو دیکھا تو حیران رہ گئے ان کے لئے بیٹی کی یوں تیمارداری کرنا اپنے ماحول کے لحاظ سے عجیب بات تھی۔ امتحان کے دنوں میں بچے کے آرام صحت اور غذا کا خاص خیال رکھتے مجھے یاد ہے جب میں ایف ایس سی کا امتحان دے رہی تھی تو اباجی نے خود اپنے ہاتھوں سے کئی بار مجھے بادام کا شیرہ بنا کر دیا۔

آپ اپنے لئے چائے اکثر خود بناتے اور کئی بار مجھے بھی اپنے ہاتھ سے کپ بنا کر دیتے۔ چائے کے اس کپ کی بناوٹ میں بھی آپ کی محبت کی جھلک ہوتی تھی۔ وہ چائے کم اور دودھ زیادہ ہوتا۔ آپ کو اس بات کا بہت خیال رہتا کہ بچے کی نیند پوری ہو اور نیند خراب نہ ہو۔ مجھے یاد ہے اگر کبھی پڑھتے پڑھتے ایسے ہی آنکھ لگ جاتی تو آپ توجہ سے کپڑا یا لحاف وغیرہ اوپر ڈال دیتے تاکہ اچھی طرح سے آرام کر لیا جائے۔

آپ غذا کے استعمال میں صحت کے اصولوں کی بڑی سختی سے پابندی کرتے اور ہمیں بھی ترغیب دلاتے رہتے۔ آپ ہمیشہ وقت پر اعتدال اور حساب کے ساتھ کھاتے۔ بہت کم غذا استعمال کرتے۔ ہمیں بھی مختلف غذاؤں کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کرتے رہتے۔ جسم کی ضرورت اور وقت کی مناسبت سے غذا کے استعمال کی طرف توجہ دلاتے۔ آپ کھانا آہستہ، چبا کر اور نفاست سے کھاتے۔ مجھے آپ کا انتہائی نفاست سے پھل کو کاٹ کر کھانا بہت پسند تھا ایک مرتبہ مجھے بھی بچپن میں آہستہ کھانا کھانے کی طرف توجہ دلائی۔ کھانے کے آداب کی طرف بہت دھیان دیتے۔ سامنے سے کھاؤ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے انگلی منہ میں نہ جانے دو، چھوٹا لقمہ لو، صرف اپنا حصہ کھاؤ، کھانے میں لالچ نہ کرو اور مناسب مقدار میں کھانا کھاؤ۔

بچوں کی تعلیم اور تربیت کو سب چیزوں پر فوقیت دیتے اور اس کے لئے قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ تقسیم ہند سے قبل میرے بڑے بہن بھائیوں کو حصولِ تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا۔ بھائی نصیر بڑے بھائیوں میں ہوشیار تھے۔ انہیں مزید تعلیم ایف سی کالج لاہور اور پھر علی گڑھ یونیورسٹی میں دلائی ان کی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ پھر جب پاکستان بنا تو آپ کو زمین اور باغ سمندری کے گاؤں میں الاٹ ہو گئے۔ لیکن آپ بچوں کو لے کر ربوہ میں جو کہ اس وقت ایک بے آب و گیاہ صحرا کی مانند تھا آباد ہو گئے۔ ہماری والدہ میں سے پہلے چار بڑے بھائی ہیں اور پھر تین چھوٹی بہنیں۔ آپ نے مجھ سے ذکر کیا کہ اس وقت حالات بہت خراب تھے اور اگر میں وقتی فائدے کا سوچتا تو یہی کرتا کہ اپنی زمین پر ہی رہتا اور بیٹوں سے زمینداری کا کام لیتا۔ لیکن میں نے وقتی تنگی برداشت کی اور محض بچوں کی اچھی تعلیم اور تربیت کے لئے ربوہ آگیا۔

(جاری ہے)

اسیرانِ راہ مولیٰ
کے بارے میں
حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:

"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"

پھر فرمایا:

"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب

سابق مربی سلسلہ امریکہ۔ سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

"الفضل" کا ایک ایک لفظ جس محبت اور توجہ سے جماعت میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ ہماری جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ اس کے حسن و قبح پر ہر قاری کی نظر ہوتی ہے اس کے ساتھ ہمیں جسقدر وابستگی ہے۔ اسکا اندازہ صرف ہم ہی کر سکتے ہیں۔ ہر احمدی یہی سمجھتا ہے کہ یہ اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ اور اس میں شائع ہونے والی ہر خبر اور ہر مضمون پر تنقید کرنا اس کا حق ہے۔

ایڈیٹر کے ادارتی نوٹ کو وہ جماعت کی آواز بلکہ اپنے دل کی دھڑکن سمجھتا ہے الفضل کا اجراء حضرت فضلِ عمر نے مظہر ثانی قدرت ثانیہ کے منصب جلیلہ پر متمکن ہونے سے پہلے کیا تھا۔ اور اس وقت سے لیکر آج تک الفضل کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اس کا فیض جاری و ساری ہے۔ الفضل کا ایڈیٹر محض ایک وسیلہ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہر دور کی ضروریات کے مطابق جماعت کی ترجمانی کرنے کی سعادت بخشتا ہے۔ اصلاً تو الفضل جماعتی اور مذہبی پرچہ ہے اور اس کا ایک اہم مقصد جماعت کو امام جماعت کے خطبات ارشادات و ہدایات جماعت تک پہنچانا ہے۔ جس سے جماعت کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ موجودہ دور میں مخالفین کے عزائم اور سلسلہ کے خلاف مشاغل اور سرگرمیوں سے جماعت کو آگاہ رکھنا بھی ضروری تھا۔ جو کام خدا کے فضل سے آپ کی ادارت میں ہو رہا ہے۔ خالص دینی اور مذہبی مسائل کو روائتی رنگ میں پیش کرنے کے راستہ میں جس قدر مشکلات ہیں۔ جن کی وجہ سے الفضل کو جاری رکھنے کی ذمہ داری بہت کٹھن ہو جاتی ہے۔ اس سب کے باوجود آپ نے الفضل کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک نیا روپ دیکر اسے قائم رکھنے کی سعادت حاصل کر لی ہے الفضل اب صرف ایک جماعت کا ہی جماعتی اور تربیتی آرگن نہیں رہا۔ آپ نے اسے ادبی۔ علمی اور تاریخی ملکی روزنامہ بنا دیا ہے۔ شعر و شاعری کا شعبہ بہت ہی فعال۔ اور ادبی ذوق کی پوری پوری تسکین کرتا ہے علاوہ بریں آپ نے "آپ کا خط ملا" کا کالم شروع کر کے جماعت کے علمی طبقہ کو ملکی اور ملی مسائل پر تبادلۂ خیال کرنے کی سہولت بہم فرما کر۔ ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور اس طرح الفضل کو ایسا رنگ دے دیا ہے۔ جو اس کی افادیت اور خدمت کے تقاضوں پر اللہ کے فضل و کرم سے پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو مقبول و مشکور فرمائے۔

مکرم منیب احمد صاحب

عزیز بھٹی روڈ۔ لاہور

مورخہ ۱۸ فروری کے الفضل میں مکتوب برطانیہ، "ایک لچر کتاب" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں صاحب مکتوب نے بتایا کہ سلمان رشدی اپنی مذموم کتاب "شیطانی آیات" سے پہلے ایک کتاب "FREEDOM AT MIDNIGHT" کے نام سے تحریر کر چکا ہے۔

میں اس مقام پر تصحیح کی جسارت چاہتا ہوں۔ مذکورہ مصنف نے "شیطانی آیات" سے پہلے ایک کتاب "MIDNIGHT'S CHILDREN" لکھی تھی جس پر اسے "BOOKER PRIZE" ملا تھا۔ اس ناول سے بھی مصنف کی گستاخ فطرت اور مذہب سے متنفر ذہنیت کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔

کیا ہمیں معلوم ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعض باتوں کے متعلق فرمایا کہ جو یہ کرے گا میری جماعت میں شمار نہیں ہوگا۔ کیا ہم جانتے ہیں کہ وہ کیا باتیں ہیں۔

نظارت اصلاح وارشاد

جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے

"اصلاح تقویٰ اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہیئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے۔ کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے۔ کہ یہ بُرا کام ہے۔ اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو۔ ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبّر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے۔ تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ ناقل) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخرکار (تم خود وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے ۔ ناقل) کا مصداق ہو جاتا ہے۔

اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ "بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے اور ان کا اس وقت پتہ لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اُتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہیئے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶۸-۶۹)

(دائیں) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی حال پروفیسر جامعہ احمدیہ ایک مخلص عرب احمدی مکرم طٰہٰ قزق صاحب (دبا بئی) کے ساتھ جنہوں نے قرآن کریم کے ایک یورپین زبان میں ترجمہ کے اخراجات ادا کئے ہیں

اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے: حضرت بانی سلسلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

اعلان نکاح

میری نواسی عزیزہ امۃ المالک دختر خواجہ بشیر احمد ڈار چیکار آزاد کشمیر کا نکاح مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم محمد شوکت ولد قریشی عبدالقیوم سکنہ تراڑ کھل کے ہمراہ قرار پایا۔ خاکسار نے ۸۸-۱۲-۲۳ کو چیکار میں اس نکاح کا اعلان کیا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ عقد ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔

قریشی نذیر احمد صدر جماعت چیکار ضلع آزاد کشمیر حال نزیل واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

ایک احمدی بچی کی غیر معمولی کامیابیاں!

عزیزہ مکرمہ امۃ الرزاق سمیع صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ انکو میڈیکل کالج کی کانووکیشن میں سات گولڈ میڈل ملے جو کالج کا ایک ریکارڈ ہے۔ کیونکہ کسی ڈاکٹر نے کالج کی ۴۰ سالہ تاریخ میں سات گولڈ میڈل بہ یک وقت وصول نہیں کیئے۔ وزیراعظم نے ان کو ایف آر سی ایس کروانے کے لیئے لنڈن بھجوانے کا کہا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کو گنگا رام ہسپتال کے سرجیکل وارڈ نمبر ۲ میں بطور رجسٹرار ملازمت دے دی۔ پرنسپل فاطمہ جناح میڈیکل کالج نے فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا کہ امۃ الرزاق کو ۳ سال کے لیئے ایف آر سی ایس کرنے کے لیئے وظیفہ دے دیا جاوے اور فیڈرل گورنمنٹ نے اس کو وظیفہ دے دیا۔ چنانچہ یہ موصوفہ ایف آر سی ایس کرنے کے لیئے لنڈن چلی گئی ہیں۔ لنڈن میں انہوں نے رائل کالج آف سرجن لنڈن اور رائل کالج آف سرجن گلاسکو سے پرائمری ایف آر سی ایس کا امتحان دیا اور یہ دونوں جگہوں سے پاس ہو گئی۔ صدر پاکستان نے ان کو مبارکباد کا خط بھی لکھا۔ اب یہ فائنل ایف آر سی ایس کی تیاری لنڈن میں کر رہی ہیں۔

دعا کی درخواست ہے کہ امۃ الرزاق موصوفہ کی یہ کامیابیاں ان کے لیئے اور ساری جماعت کے لیئے مبارک کرے اور ان کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے صحت و تندرستی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر دے۔

نمایاں کامیابی

• عزیزہ عابدہ متین صاحبہ بنت مکرم عبدالماجد صاحب امجد آف ڈیرہ غازیخان نے امسال بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں ۵۵۷ نمبر لے کر ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں اوّل پوزیشن اور یونیورسٹی بھر میں طالبات میں سے چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔

• عزیزم میر مقبول احمد صاحب ابن مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نے ایف ایس سی پری میڈیکل میں ۸۳۳ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

احمدی طلباء

★ اپنے اخلاقی معیار کو بلند سے بلند تر کریں۔

★ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ ہوں۔

★ اپنے پیارے آقا سے قلبی تعلق بڑھانے کے لئے باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کی عادت ڈالیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے!

• محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ راجہ ظہور احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۴۲۹ نے آرمی سگنل سنٹر کراچی نمبر ۱۱ سے وصیت کی تھی ان کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔

• محترمہ منصورہ سعدی صاحبہ بنت مکرم مصلح الدین سعدی ۲۱۰۶۹ سابقہ سکونت دارالصدر شرقی ربوہ سے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی احباب جماعت جانتے ہوں تو مطلع فرماویں۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

جن مجالس نے فہرست تجنید ابھی تک ارسال نہیں کی وہ جلد از جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال!

اپنے حلقہ کی فہرست تجنید جلد بھجوائیں کوشش کریں کہ ۷ سے ۱۵ سال تک کی عمر کا کوئی بچہ تجنید میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ وقف جدید (اطفال)

وقف جدید اطفال کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ ناظمین اطفال جلد از جلد نئے سال کے وعدہ جات لیکر فہرست مرکز کو بھجوائیں

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ وقف جدید (دفتر اطفال)

• چندہ وقف جدید دفتر اطفال کا ٹارگٹ برائے سال ۱۹۸۸ پورا کرنے والے اضلاع کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ کراچی
۲۔ ربوہ
۳۔ لاہور
۴۔ سیالکوٹ
۵۔ گوجرانوالہ
۶۔ شیخوپورہ
۷۔ اوکاڑہ
۸۔ کوئٹہ
۹۔ بہاولپور
۱۰۔ خانیوال
۱۱۔ خیرپور
۱۲۔ سانگھڑ
۱۳۔ رحیم یار خان
۱۴۔ سکھر
۱۵۔ کوٹلی
۱۶۔ اٹک
۱۷۔ راجن پور
۱۸۔ لاڑکانہ
۱۹۔ بھکر
۲۰۔ دادو
۲۱۔ قصور

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین علاقہ جات/قائدین مجالس/ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

یکم مارچ ۱۹۸۹ء سے اطفال کے چندہ مجلس کا ۲/۳ حصہ مرکز ارسال کریں اور ایک حصہ مقامی اخراجات کے لیئے رکھیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک سوونیئر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ سوونیئر لاہور کی جماعت کی سو سالہ تاریخ پر محیط ہوگا۔

اس سلسلہ میں تمام احباب جماعت سے خواہ وہ پاکستان میں رہتے ہوں یا باہر کسی ملک میں رہائش پذیر ہوں درخواست ہے کہ اگر ان کا کبھی کوئی تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے رہا ہو اور انہوں نے کوئی خدمت سلسلہ سرانجام دی ہو جس کا تعلق جماعت احمدیہ لاہور سے ہو تو وہ براہ کرم مندرجہ ذیل معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

۱۔ اپنا نام اور پتہ
۲۔ لاہور سے کس قسم کا تعلق رہا۔
۳۔ جو خدمات سرانجام دی ہوں انکی تفصیل
۴۔ لاہور میں زمانہ قیام کا پتہ
۵۔ اگر آپ کے خاندان میں کوئی رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ گزرے ہوں جن کا تعلق لاہور سے ہو تو ان کے حالات تاریخ بیعت اور فوٹو۔
۶۔ آپ کے علم میں کوئی ایسا واقعہ ہو جس کا تعلق خواہ آپ کی ذات سے نہ ہو لیکن جماعت احمدیہ لاہور سے متعلق ہو تو اس کی تفصیل۔

یہ معلومات اور کوائف زیادہ سے زیادہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر موصول ہو جانی چاہئیں۔

مبارک محمود پانی پتی۔ سیکرٹری سوونیئر کمیٹی جماعت احمدیہ لاہور۔ دارالذکر۔ A-۱۱۵ علامہ اقبال روڈ لاہور

سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور حقیقی اور کامل صداقتوں کے شکر کے ساتھ حاصل ہو۔
—— حضرت اقدس

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالکلام آزاد کے تیس صفحات

مولانا ابوالکلام آزاد ہندوستان کی ایک بہت بڑی شخصیت تھے۔ بہت بڑے عالم اور بہت بڑے سیاستدان۔ علمی طور پر انہوں نے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو متاثر کیا۔ اور سیاسی طور پر وہ ہندوستان کے صدر بھی رہے۔ اپنے آخری ایام میں انہوں نے ایک کتاب "India Wins Freedom" یعنی "ہندوستان نے آزادی حاصل کی"۔ املا کرائی۔ املا کرنے والے پروفیسر ہمایوں کبیر تھے۔ مولانا اردو میں لکھواتے اور کہا جاتا ہے کہ ہمایوں کبیر اس کا انگریزی میں ترجمہ کرتے۔ کتاب کے دیباچے میں ہمایوں کبیر نے لکھا ہے

"پوری کتاب لکھی گئی تو مولانا آزاد نے فیصلہ کیا کہ اس کے قریب ۳۰ صفحے جن میں ایسے مسائل اور ایسے تاثرات پر بحث کی گئی تھی جو بڑی حد تک ذاتی اور شخصی تھے فی الحال شائع نہ کئے جائیں انہوں نے ہدایت کی کہ پوری کتاب کے دو نسخے تیار کئے جائیں اور ان میں سے ایک کلکتے کی نیشنل لائبریری اور ایک نئی دہلی کی نیشنل آرکائیوز (National Archives) میں مہر لگا کر محفوظ کر دیا جائے۔"

کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ یہ ۳۰ صفحات ان کی تیسویں برسی کے موقع پر شائع کئے جائیں۔ جب ان صفحات کے شائع کئے جانے کا وقت قریب آیا تو یہ مسئلہ متنازعہ فیہ بن گیا۔ کیا کوئی ۳۰ صفحات ابوالکلام آزاد نے اپنی کتاب میں سے نکال کر سربمہر کروائے تھے؟ اور اگر سربمہر کروائے تھے تو کیا وہ اب تک واقعی محفوظ ہیں؟ ان کی جگہ کسی اور نے کوئی اور کاغذات تو نہیں رکھ دیئے ان کاغذات کو حاصل کرنا اور چھپوانا۔ اور اگر رائلٹی کا سوال پیدا ہو تو اس کا وصول کرنا۔ کس کا حق بنتا ہے۔ مولانا آزاد کی نواسی محترمہ نجمہ ہبت اللہ نے اپنے آپ کو مولانا کی جائز وارث قرار دے کر حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ نجمہ صاحبہ نے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ جائز وارث ہونے کی وجہ سے اپنا حق جتانا چاہتی ہیں اور یہ ۳۰ صفحات یا کوئی ۳ ہزار یا ۲ لاکھ صفحات جو بھی ملیں ان کے ذریعے وہ اپنے ملک کے باشندوں کو مولانا کے خیالات سے واقفیت بہم پہنچانا چاہتی ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ چونکہ ان صفحات پر مولانا کی ذاتی مہر نہیں بلکہ سرکاری مہر لگی ہوئی ہے اس لئے یہ کاغذات مولانا کی وفات کے بعد ہمایوں کبیر نے رکھوانے کا فیصلہ کیا ہوگا۔ اس بات کا ان کے خیال میں کوئی ثبوت موجود نہیں کہ ان ۳۰ صفحات کو محفوظ رکھنے کی خواہش خود مولانا آزاد نے کی تھی۔ ۳۰ صفحات کے متعلق جو چہ میگوئیاں ہوئی ہیں۔ ان میں زیادہ تر اس بات کا ذکر ہوتا رہا ہے۔ کہ مولانا نے انڈین نیشنل کانگریس کے بعض سرکردہ لیڈروں کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے جو ان کی پوزیشن کو متاثر کر سکتے تھے۔ پنڈت نہرو ان دنوں وزیر اعظم تھے۔ اور مولانا آزاد پنڈت نہرو سے ایک وقت میں تقسیم ملک کے سلسلے میں شدید اختلاف رکھتے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ سردار پٹیل اس بات کو سمجھ گئے تھے کہ ہندو اور مسلمان اکٹھے نہیں رہ سکتے اس لئے ایک دفعہ زور شور سے لڑ کر الگ ہو جائیں تو پھر ایک دوسرے کے دوست بن سکتے ہیں لیکن اگر اکٹھے رہے تو ان کی چپقلش ہمیشہ کے لئے جاری رہے گی۔ ان صفحات کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب کا کوئی ایک باب نہیں ہے بلکہ کتاب کے مختلف حصوں سے بعض فقرات یا پیراگراف لے کر الگ رکھے گئے ہیں اور اس طرح یہ ۳۰ صفحات بن گئے ہیں۔ (ان ۳۰ صفحات کی رائلٹی بھی ایک متنازعہ فیہ امر ہے نجمہ صاحبہ اپنے آپ کو جائز وارث قرار دے کر یہ سمجھتی ہیں کہ جو بھی رائلٹی ملے اس میں ان کا حصہ ہونا چاہیئے لیکن جب پبلشر (دی اورینٹ لونگ مین) کے ساتھ رائلٹی کا تصفیہ ہوا تھا تو کتاب کی نصف رائلٹی مولانا کی بہن فاطمہ بیگم اور ان کے بھتیجے نورالدین احمد کو دلوائی گئی تھی۔ رائلٹی کا باقی نصف حصہ آئی سی سی آر (انڈین کونسل آف کلچرل ریلیشنز) کو اس غرض سے دلوایا گیا کہ یہ کونسل دو ایوارڈ جاری کرے پہلا ایوارڈ ہندو مذہب کے متعلق بہترین مضمون لکھنے والے کسی ہندوستانی یا پاکستانی مسلمان سکالر کو دیا جانا تھا دوسرا ایوارڈ اسلام پر بہترین مضمون لکھنے والے کسی ہندوستانی یا پاکستانی سکالر کو دیا جانا تھا۔ آج تک ان میں سے کوئی ایوارڈ کسی کو نہیں دیا جا سکا۔ یا تو اس لئے کہ ایسے کوئی مضامین ہی سامنے نہیں آئے یا اس لئے کہ مضامین تو سامنے آئے لیکن ان کے متعلق فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

(بہرحال یہ ہے کہانی مولانا ابوالکلام آزاد کی طرف منسوب کئے گئے ان ۳۰ صفحات کی جو کہا جاتا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق انکی وفات کے ۳۰ سال بعد شائع ہونے تھے)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۷۰: میں محمد اکرم باجوہ ولد چوہدری محمد اعظم صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ مشنری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 279/T-D-A ضلع لیہ حال لائبیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۵۱۵ /۱۰۱ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اکرم باجوہ ولد چوہدری محمد اعظم باجوہ چک 279/T-D-A ضلع لیہ حال لائبیریا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ایچ اے ظفر ولد رستم علی لائبیریا مغربی افریقہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد امجد ولد غلام مصطفےٰ لائبیریا۔

مسل نمبر ۲۶۸۴۴: میں حلیمہ بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکے ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد /5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حلیمہ بی بی معرفت سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن عبدالکریم D.H.O آفس میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر ۱ محمد رحیم وصیت ۲۵۶۲۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم الدین بھٹی ولد حسن دین صاحب مکان 2/12 دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۴۶: میں ملک عبدالخالق ولد ملک عبدالحق صاحب قوم مغل پیشہ بے کار عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی پچاس ہزار روپے واقع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ (۲) مکان نمبر ۲ مالیتی پچاس ہزار روپے واقع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ (۳) حویلی مالیتی پچاس ہزار روپے واقع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ کل جائیداد ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ /۹۰۰ روپے ماہوار برادران خود مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ ملک عبدالخالق ولد ملک عبدالحق ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱ شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ ترگڑی گواہ شد نمبر ۲۔ مبارک احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ ترگڑی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

داخلہ مدرستہ الحفظ ۳ اپریل ۱۹۸۹ء

مدرستہ الحفظ میں چند طلبہ کے داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو ۳ اپریل ۱۹۸۹ء جامعہ احمدیہ میں صبح ۸ بجے ہوگا۔ داخلہ کے لئے شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ عمر۔ ۱۲ سال سے زائد نہ ہو (پرائمری پاس طالب علم جس کی عمر ۱۰ سال ہو ترجیح دی جائے گی)

۲۔ پرائمری پاس ہو۔

۳۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل اور اچھی طرح پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

درخواستیں انٹرویو سے پہلے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ (والد صاحب کی تصدیق بھی ضروری ہے) اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو سٹیٹ کاپی منسلک ہو۔ نگران صاحب مدرستہ الحفظ جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام بھجوادیں اور انٹرویو کے وقت پرائمری پاس کا اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

الفضل میں پہلے ۱۳ اپریل انٹرویو کی تاریخ غلطی سے شائع ہوگئی۔ دراصل ۳ اپریل ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

الفضل کے زیر اہتمام ہیلتھ سیمینار کا انعقاد

ادارہ الفضل کے زیر اہتمام ایک ہیلتھ سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام زیر ترتیب ہے چند روز میں تاریخ۔ وقت اور مقام کا اعلان کیا جاسکے گا۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی صحت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے اس سیمینار میں ضرور شرکت فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع کے لیے دھاگے والی جھنڈیاں دستیاب ہیں۔ اگر آپ کے پاس جھنڈیاں بغیر دھاگے کے ہوں تو دھاگا لگوانے کا معقول انتظام موجود ہے جھنڈیاں خواہ کتنی ہی مقدار میں کیوں نہ ہوں جلد سے جلد دھاگا لگ سکتا ہے۔ اگر آرڈر پر جھنڈیاں چاہئیں تو ۵ مارچ تک آرڈر بھجوادیں تاکہ آپکو بھی سہولت رہے

شاہد شاپنگ سنٹر افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)

حضرت حکیم نظام جان کے مشہور دواخانہ پر حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مشہور دواخانہ
مینیجر:
فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

ASTHMA COURSE دمہ کورس مکمل 60/- مختصر 15/-

INTERNATIONAL NAME		مختصر	مکمل	اردو نام
Diabetes	Course	15/-	80/-	ذیابیطس (شوگر) کورس
Piles	Course	15/-	40/-	بواسیر کورس
Dwarfishness	C	15/-	100/-	چھوٹا قد کورس
Eyesight	Course	15/-	75/-	کمزوری نظر کورس
Myopia	Course	15	75/-	کمزوری نظر دور کورس
Kidney Stone	Course		150/-	پتھری گردہ کورس
Body Building	Course		45/-	باڈی بلڈنگ کورس
Obesity	Course	15	60/-	موٹاپا کورس
Leucoderma	Course	15	100	پھلبہری کورس
Urination	Course	15	40	کثرت پیشاب کورس
T.B.	Course		50	ٹی بی کورس
Hypertension	C	15/-	100/-	ہائی بلڈ پریشر کورس

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں۔ سٹاکسٹس
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۱۰۸۱۴/۲۲۸۱۹۸
لاہور: کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس اچھرہ موڑ
لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیوپیتھک سٹور الحمرا مارکیٹ نکلسن روڈ
لاہور: افضل میڈیکل سٹور۔ چوک یتیم خانہ۔ ملتان روڈ
لاہور: خان برادرز میڈیکل سٹور نزد نہر چوک۔ مغل پورہ
لاہور: شبیر میڈیکل سٹور۔ ٹھوکر نیاز بیگ۔ ملتان روڈ
لاہور: ابن سینا میڈیسنا ۲۷۔ لبرٹی مارکیٹ گلبرگ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار،
فیصل آباد: جنرل ہومیوپیتھک سٹور۔ چنیوٹ بازار
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ
سرگودھا: عابد ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک فیصل بازار
کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون 771/606

خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب مرکز کے خلاف سازشیں بند کردے۔ انہوں نے کہا کہ وفاق جلد بازی میں کوئی جوابی کارروائی نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے عوام کے دباؤ سے ہی ختم کیا جائیگا وہ جاپان کے دورہ سے واپسی پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کررہی تھیں۔

• برطانیہ پاکستان میں جمہوری حکومت کی حمایت جاری رکھے گا۔ امید ہے کہ پاکستان جلد ہی دولت مشترکہ میں واپس چلا جائیگا یہ بات برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین نے لندن میں پاکستانی سفارت خانے میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

• بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی کو گذشتہ روز لاہور کے شہریوں کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جون میں امریکہ کا دورہ کریں گی۔

• وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے انتہائی خطرناک رویہ اختیار کرلیا ہے حکومت پنجاب نے ایک افسر کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرکے پنجاب پولیس کو گرفتاری کے لئے وزیر اعظم ہاؤس بھیجا ہے۔ یہ بات انتہائی قابل مذمت ہے۔

• ہفت روزہ تکبیر کراچی کا ایک شمارہ ضبط کرلیا گیا ہے۔ اسمیں شیطانی کتاب شیطانی آیات کے بعض حصے شائع کئے گئے ہیں۔ اس رسالے کے ایڈیٹر جماعت اسلامی کے ترجمان جسارت کے سابق ایڈیٹر ہیں۔

• خان عبدالولی خان نے کہا کہ افغان شوریٰ کے اجلاس اسلام آباد میں منعقد نہ کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی فوجیں جاچکی ہیں اب جہاد کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ جنیوا معاہدے پر عمل کیا جائے

• بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں تیل کی یومیہ پیداوار ۵۰ ہزار بیرل ہوگئی ہے۔

• کراچی کے ایک نوجوان آصف وسیم صدیقی نے شمسی توانائی سے چلنے والا رکشا ڈیزائن کرلیا ہے۔

• امریکہ کے صدر جارج بش تنظیم آزادئ فلسطین کے ساتھ جلد مذاکرات شروع کرنا چاہتے ہیں۔

• برٹش کونسل لائبریری کراچی میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں برٹش کونسل کا گارڈ ہلاک ہوگیا۔ گارڈ روم ملبہ کا ڈھیر بن گیا۔ یہ دھماکہ ڈیڑھ پونڈ وزنی بم سے ہوا ہے۔

• امریکہ کے صدر جارج بش نے امریکی کانگریس کو تجویز پیش کی ہے کہ ۱۹۹۰ء کے مالی سال کے لئے پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد میں ۴.۵ ملین (ساڑھے چار کروڑ) ڈالر اضافہ کردیا جائے۔

اس میں سے اقتصادی شعبے میں ایک کروڑ ڈالر کا اضافہ کردیا جائے۔

• لاہور ہائی کورٹ نے گذشتہ روز بھالیہ کے مکین محمد عنایت کی طرف سے دائر کی گئی ایک رٹ پٹیشن باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرلی ہے اس رٹ میں کہا گیا ہے کہ سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کا صدارتی آرڈیننس غیر قانونی ہے کیونکہ صدر صرف اس کیس میں معافی کا حکم دے سکتا ہے جس میں اس سے رحم کی اپیل کی گئی ہو۔

• راولپنڈی میں متحدہ علماء کنونشن نے قرارداد منظور کی ہے جس میں عورت کی حکمرانی کو غیر شرعی قرار دیکر مسترد کردیا گیا ہے اس کنونشن میں حکومت پنجاب سے کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب آئینی اختیارات کے تحت نفاذ اسلام کی کوشش کرے۔

• امریکہ کے محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ایران کو ہتھیار فراہم کرنے والے ہر ملک کی مخالفت کرتے رہیں گے وہ روس کے اس بیان پر تبصرہ کررہے تھے۔ جس میں روس نے کہا ہے کہ وہ ایران کو اسلحہ فراہم کرے گا۔

• انیس سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے پاکستان اور بھارت کی ٹیموں کے درمیان آخری ٹیسٹ کے پہلے دن پاکستان نے دو کھلاڑیوں کے عوض اہم رنز بنائے تھے۔ اس سے پہلے بھارت کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں ۱۸۱ رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی تھی۔